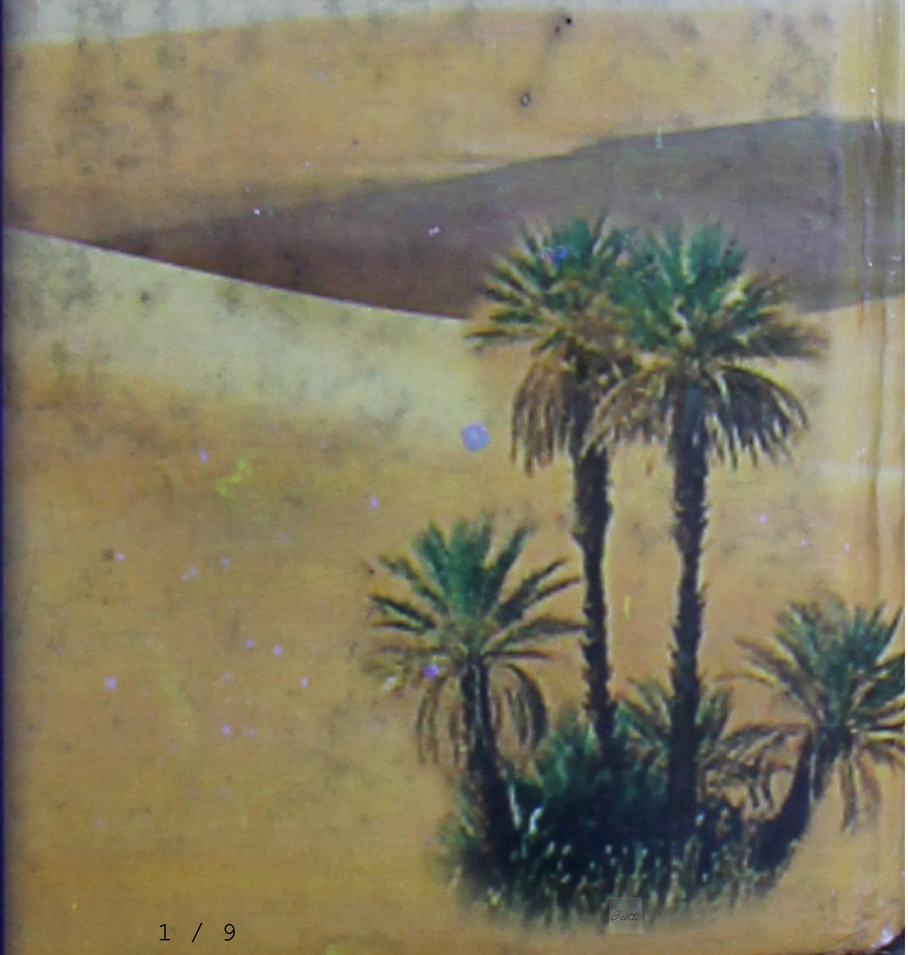


قصص الانبیاء



وَكُلًّا نَّقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ اَنْبَاءِ الرُّسُلِ

قِصَصُ الانبیاءؑ

مترجم

تصحیح و جدید موضوع بندی

: حامد سُلطان قادری

ممتاز اکیڈمی

اردو بازار ○ لاہور ○ پاکستان

7230718

نام کتاب : ---------------- قصص الانبیاء
بتصحیح و جدید موضوع بندی ---------- حامد سُلطان قادری
ناشر : ---------------- شکیل ممتاز
پرنٹر : ---------------- پرنٹرز لاہور
کتابت : ---------------- بشیر احمد
قیمت : ---------------- روپے

اور ان کو یہ تحفے واپس کر دو پھر تم لوگ ان کے پاس چلے جاؤ اور اب ہم بھیجتے ہیں ان لشکروں کو کہ جن کا وہ سامنا نہ کر سکیں گے اور ہم ان کو اب نکال دیں گے بے عزت کر کے اس شہر سے پس وہ ذلیل ہو جائیں گے یہ خبر لے کر بلقیس کے قاصد فوراً واپس ہو لیے اور وہاں پہنچ کر بلقیس سے کہا کہ وہ صاحب حشمت و عظمت اور نبوت سے سرفراز ہیں۔ یہ سنکر وہ بولی کہ وہ بیشک نبی ہوں گے اور ان سے کہو کہ اپنی نبوت کا کچھ معجزہ دکھا دیں کیوں کہ اصل دلیل پیغمبری کی معجزہ ہوا کرتی ہے چنانچہ وہ ہم کو اپنا معجزہ دکھا دیں تب ہم سب ان پر ایمان لے آویں گے ادہر بلقیس نے ایک سو لونڈی غلام سب کو ایک ہی صورت کے لباس پہنا کر اور ایک یاقوت ناسفتہ ڈبیہ میں رکھ کر اور چند مادیاں اسپ ساتھ کرہ[1] کے ملا کر اور ایک شیشہ خالی واسطے امتحان و انبیائے کے حضرت سلیمان علیہ السلام کے پاس اپنے قاصدوں کے ہاتھ بھیجا اور کہا کہ تم جاؤ اور یہ سب کچھ حضرت سلیمان علیہ السلام کے پاس پہنچاؤ اور پھر ان سے کہو کہ آپ ان سب غلام اور لونڈیوں میں امتیاز کر دیں اور اس یاقوت ناسفتہ کو سفتہ کر دیں بغیر آہن اور الماس کے اور اسپ اور مادیاں کرہ سے جدا کر دیں اور یہ شیشہ بھی پانی سے بھر دیں اور نہ وہ پانی آسمان سے برسا ہو۔ اور نہ وہ زمین سے نکلا ہو۔ اور پھر وہاں سے جلد چلے آؤ میرے پاس اس بات کی خبر لے کر چنانچہ قاصدوں نے وہ سب لے کر حضرت سلیمان علیہ السلام کو پہنچا دیا۔ اور وہ شرطیں جو بلقیس نے چلتے وقت کہی تھیں حضرت سلیمان علیہ السلام نے بیان کر دیں حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا سیلابی آفتابہ لا کر پہلے لونڈی اور غلام کے ہاتھ دھلائے۔ لونڈیوں نے اپنا کف دست دھویا وہ لونڈیاں تھیں اور جنہوں نے سر انگشت دھویا وہ سب کے سب غلام تھے۔ اور عورت و مرد میں یہی عادت ہے اور دوسرا اعجاز یہ کہ یاقوت چھیدا رنے کو کیڑے کو حکم کیا۔ چنانچہ کیڑے نے فوراً چھیدا۔ اور تیسرا اعجاز یہ کہ اسپ مادیاں اور کرہ کو پس و پیش بند ھوا کر سامنے دانہ گھاس دیا۔ ان میں سے بعضوں

---

[1] کرہ تشدید رے کے گھوڑے کے بچے کو کہتے ہیں ۱۲۔

نے ولانے پر جلدی سر بڑھایا اور بعضوں نے پیچھے پس اسی سے حضرت نے دریافت کیا اور فرمایا کہ جن گھوڑوں نے جلدی سے اپنا منہ دانے پر بڑھایا سو وہ مادیاں کند میں اور جن گھوڑوں نے تاخیر کی کھانے میں وہ ناکند ہیں۔ اس کے بعد حکم کیا کہ اپنے گھوڑوں کو دوڑاؤ اور ران کے پسینہ سے شیشہ بھرا۔ غرض حضرت سلیمان علیہ السلام نے بلقیس کے سوالات ناشائستہ کو بطریق شائستہ حل کر کے اور اس کے قاصدوں کو خلعت دے کر رخصت کیا۔

پس قاصدوں نے بلقیس سے جاکر یہ معجزات اور کرامتیں بالشرح بیان کیں بلقیس نے یہ سن کر اپنے ارکان دولت سے کہا کہ بہتر یہ ہے کہ میں حضرت سلیمان کے پاس جاؤں اور ان کی اطاعت قبول کروں۔ یہ کہہ کر بلقیس نے اسباب سفر کا تیار کرایا اپنے ساتھ لونڈی و غلام اور بہت سا لشکر بھی اپنے ساتھ لے لیا اور تخت و دولت کو ہفت خانے پر رکھ کر ہفت در بند کر کے کنجیاں اپنے ساتھ لے لیں اور بعض روایات میں یوں بھی آیا ہے کہ معتمد الیہ کے سپرد کر دیں اور پھر اس سے کہا کہ تخت جڑاؤ اور دولت پر بیدار سلطنت ہے اچھی طرح سے حفاظت میں رکھنا یہ کہہ کر حضرت سلیمان کی خدمت میں جانے کا قصد و عزم کیا چنانچہ ہوا نے جلدی سے آ کر حضرت سلیمان علیہ السلام کو خبر دی کہ بلقیس ملکہ شہر سبا سے عنقریب حضور کی خدمت میں حاضر ہونے والی ہیں اور ہوا سے بھی پہلے جنوں نے حضرت سلیمان علیہ السلام سے آکر کہا۔ اور کچھ مذمومیت بھی بلقیس کی بیان کی تھی کہ اس کی ساق پر بال بہت ہیں اور وہ کچھ کم عقل بھی ہے کیونکہ ان کی ماں جنوں سے تعلق رکھتی ہے۔ اور بہ نسبت انسان کے جن کم عقل ہوتے ہیں پس جن یہ بات حضرت سلیمان سے کہہ کر بعد میں بہت ڈرے کہ اگر ہماری بات جھوٹ ہوگی تو ہم کو ضرور سزا ملے گی اور حضرت سلیمان علیہ السلام نے ان باتوں کو آزمائش کرنے کے لیے بلقیس کی آمد کی راہ پر اپنے تخت گاہ کے سامنے حوض بنوا کر اس پر ایک پل شیشے کا تیار کیا۔ اور اس حوض میں مچھلی و مرغابی بھی چھوڑ دیں اور وہ پل ایسا تھا کہ اوپر ظاہر معلوم ہوا ور بلقیس اس کے اوپر سے آدے گی تو یقین ہے کہ پانی ہی کے دھوکے سے پنڈلیوں کے کپڑے اٹھائے گی۔ تو پنڈلیوں کے بال ظاہر ہو جائیں گے، یہ ہی حکمت اس کی آمد پر کی گئی قولہ تعالیٰ: قَالَ

يٰٓاَيُّهَا الْمَلَؤُا اَيُّكُمْ يَاْتِيْنِيْ بِعَرْشِهَا الایۃ: ترجمہ: اور کہا حضرت سلیمان علیہ السلام نے اے دربار والو! تم میں کوئی ہے کہ لے آوے میرے پاس تخت بلقیس کا پہلے اس سے کہ وہ آوے میرے پاس مسلمان ہو کر۔ کہا ایک جن نے جنوں میں سے کہ میں لے آؤں گا تمہارے پاس اس کا تخت پہلے اس سے کہ تم اٹھو اپنی جگہ سے اور تحقیق میں البتہ اس پر زور آور ہوں امانت اور یا امانت اس واسطے کہا کہ اس کے تخت میں جواہر لگے ہوئے تھے نہایت بیش قیمت۔ اور حضرت سلیمان علیہ السلام کے وزیر آصف بن برخیا نے کہا کہ اس سے میں جلدی لاؤں گا بلقیس کے تخت کو۔ مانند ایک پلک کے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: قَالَ الَّذِيْ عِنْدَهٗ عِلْمٌ مِّنَ الْكِتٰبِ الایۃ۔ ترجمہ: کہا اس شخص نے کہ نزدیک اس کے علم تھا یعنی اسم اعظم اللہ تعالیٰ کا وہ جانتا تھا وہ بولا کہ میں لے آؤں گا تیرے پاس تخت بلقیس کا پہلے اس کے کہ وہ پھر آوے طرف تیرے نظر تیری یعنی کسی طرف دیکھنے سے پھر اپنی طرف دیکھے اس سے قبل۔ پھر آصف نے اسم اعظم پڑھتے ہی ایک ہی پل میں تخت بلقیس کا سلیمان علیہ السلام کے پاس لا موجود کیا۔ پھر اس کے بعد حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا۔ قولہ تعالیٰ: قَالَ نَكِّرُوْا لَهَا عَرْشَهَا نَنْظُرْ اَتَهْتَدِيْٓ اَمْ تَكُوْنُ مِنَ الَّذِيْنَ لَا يَهْتَدُوْنَ ۔ ترجمہ: حضرت سلیمان نے فرمایا کہ روپ بدل کر دکھاؤ اس عورت کو اس کا تخت تا کہ ہم کو معلوم ہو جائے کہ اس میں سوجھ بوجھ ہے یا نہیں یا ان لوگوں میں اس کا شمار ہے جن کو سوجھ بوجھ نہیں ہوتی۔ اور روپ بدلنا یعنی بلقیس کا تخت جڑاؤ تھا وہ جڑاؤ اکھاڑ دیا گیا اور دوسرے قرینے سے اس کو جڑا گیا کیونکہ اس سے بلقیس کی عقل آزمانی تھی اور پھر اپنا معجزہ دکھانا بھی تھا۔ چنانچہ کاریگر واروں نے ایسا ہی کیا۔ غرض جب بلقیس اس حوض کے کنارے پر آئی اور پل شیشے کا تھا جو کہ اعلیٰ قسم کی کاری گری سے تیار کرایا تھا اس پر اس کی نظر پڑی اس کو یقین ہوا کہ شاید یہاں پانی ہے تب اس نے اپنی پنڈلیاں کھول دیں۔ اس سے حضرت سلیمان علیہ السلام کو معلوم ہوا کہ اس کی ساق پر کچھ بال نہیں۔ اور یہ بھی معلوم ہو گیا کہ جو بات جن نے آ کر کہی تھی وہ جھوٹ بات تھی۔ اور جب بلقیس حضرت سلیمانؑ کے پاس آئی اور پھر اس نے تخت اپنے کو پہچانا جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: فَلَمَّا جَآءَتْ قِيْلَ اَهٰكَذَا عَرْشُكِ قَالَتْ كَاَنَّهٗ هُوَ الایۃ۔ ترجمہ: جب بلقیس حضرت سلیمان علیہ السلام کے پاس

آئی کسی نے اس کو کہا ایسا ہے تیرا تخت. تب وہ اپنے تخت کے پاس جاکر بولی گویا یہ وہی تخت ہے اور ہم کو معلوم ہو چکا ہے کسی ذریعہ سے اور ہم تو مسلمان ہو چکے ہیں اس بات سے بھی معلوم ہوا کہ بلقیس عقلمند اور ہوشیار ہے اور کسی نے کہا اس عورت کو کہ اندر محل میں چلو پھر جب وہ محل کے اندر گئی تو دیکھا کہ محل کے اندر پانی ہے پھر اس نے اپنی پنڈلیوں کو کھولا تو پھر کسی کہنے والے نے کہا کہ یہ تو شیشے کا جڑا ہوا محل ہے پھر وہ بڑی ہی متحیر ہو کر بولی قولہ تعالیٰ: قَالَتْ رَبِّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ وَاَسْلَمْتُ مَعَ سُلَیْمٰنَ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ ترجمہ: کہا بلقیس نے اے میرے پروردگار تحقیق میں نے ظلم کیا اپنی جان پر اور مطیع ہوئی حضرت سلیمان علیہ السلام کے ساتھ واسطے اللہ قدوس کے جو پروردگار ہے تمام جہانوں کا ایک تفسیر میں بھی لکھا ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام اس وقت اپنے دیوان میں بیٹھے ہوئے تھے اور اس میں پتھروں کی جگہ پر شیشے کا فرش تھا اور دیکھنے والے کو دور سے پانی نظر آتا تھا اسی وجہ سے بلقیس نے اپنی پنڈلیاں وہاں کھولدیں . . . . حضرت سلیمان علیہ السلام نے بلقیس کو کہا کہ یہ شیشے کا فرش ہے پانی نہیں ہے اس بات سے عقل کا قصور اور عقل کا کمال حضرت سلیمان علیہ السلام کو معلوم ہوا اور پھر حضرت سلیمان نے جو جنوں کی زبانی سنا تھا کہ اس کی پنڈلیوں پر بال ہیں بکریوں کی طرح اب معلوم ہوا کہ وہ سچ ہے پھر انہوں نے اس کی دوا تجویز کی اور اس کو نورہ کہتے ہیں اور وہ دوا بہت مشکل سے تیار ہوئی تھی. بالآخر حضرت سلیمان علیہ السلام بلقیس کو اپنے نکاح میں لائے حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کی تین سو بیویاں تھیں اور سات حرم تھیں سب پر اس کو شرف دیا اور ایک مکان نہایت عالیشان پر تکلف بنا کر اس میں اس کو رکھا تھا.

ایک دن بلقیس نے کہا اے نبی اللہ آپ ہر روز تخت پر بیٹھ کر ہوا پر سیر کرتے ہیں اور تمام عالم کے گرد پھرتے ہیں مجھ کو بھی ایک دن اپنے ساتھ لے چلیے تاکہ میں فلاں جزیرے میں جاکر عجیب و غریب تماشا دیکھوں یہ سنکر حضرت سلیمان علیہ السلام نے حکم کیا کہ اس تخت کو اس جزیرے میں جو سات دریا کے جزیرے میں پہنچا تب ہوا نے وہاں ان کے حکم پر وہ تخت پہنچا دیا بلقیس وہاں کا سبزہ اور آب رواں دیکھ کر بہت خوش ہوئی اور وہاں کے دریائی گھوڑوں کے بازروں

ل یہاں اختلاف روایت ہے اور مترجم نے دونوں روایتوں کو نقل کیا ہے کہ بلقیس کے ساق پر بال تھے یا نہیں۔

پر پر دیکھے وہ سب کے سب سلیمان علیہ السلام کا تخت دیکھ کر مثال پرندوں کے اڑ گئے۔ پھر حضرت سلیمان علیہ السلام نے حکم کیا جنوں کو کہ ان گھوڑوں کو پکڑ لاؤ۔ انہوں نے عرض کی اے نبی اللہ ہم ان گھوڑوں کو نہیں پکڑ سکیں گے مگر ہاں سمندروں کا ایک جن ہے اور وہ آپ سے باغی ہو کر قعر دریا میں چھپ گیا ہے اگر حضور کا حکم ہو تو میں اس کو پکڑ لاؤں اور دلیسے جا کر کہوں کہ حضرت سلیمان علیہ السلام تو مر گئے ہیں اب تم جاؤ یہ سنتے ہی وہ ہمارے ساتھ چلا آئے گا تب اس کو پکڑ کر حضور میں لائیں گے اور پھر اس کے ہاتھ سے وہ گھوڑے پکڑے جائیں گے یہ سنکر حضرت سلیمانؑ نے حکم کیا کہ وہ جن حاضر کیا جائے۔ چنانچہ بہت سے جن دریاؤں میں جا کر گرد عالم کے سمندروں میں پکارتے رہے اور یہ آواز دیتے رہے کہ اے جنوں اب تم نکل آؤ حضرت سلیمان علیہ السلام تو مر گئے کیونکہ یہ آواز اس جن کے کانوں میں بھی پہنچی وہ اس بات کو سن کر قعر دریا سے خوش ہو کر باہر نکل آیا۔ پس انہوں نے اس سے کہا کہ بھائی اب ہم نے سلیمان کے عذاب و سزا سے نجات پائی اور اب ہم کو چاہیے کہ ہم سب وہاں جا کر سلطنت میں دخل کریں اور خوب مزے سے رہیں اور اچھی طرح سے چین و راحت حاصل کریں یہ کہہ کر جب دونوں میں خوب ملاپ ہو گیا تو انہوں نے اچانک اس پر کمند ڈال کر ہاتھ پاؤں باندھ کر حضرت سلیمانؑ کے پاس حاضر کر دیا۔ جب حضرت سلیمان علیہ السلام نے نظر غضب سے اس طرف کو دیکھا تو اس وقت سمندروں کے مارے خوف کے کہا کہ یا نبی اللہ مجھ کو امان دو اور جان بخشی کر دو۔ اور میں آپ کا فرمانبردار ہوں اور جو کچھ آپ فرمائینگے اس کو بسر و چشم بجا لاؤں گا۔ یہ سنکر حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا اگر تو اپنی جان بخشی چاہتا ہے تو دیکھ فلانے جزیرے میں دریائی پرند گھوڑے میرے لیے پکڑ لا۔ یہ سنکر کہنے لگا کہ اے نبی اللہ بغیر کچھ حیلہ و حکمت کے وہ گھوڑے میرے ہاتھ نہیں آئیں گے۔ پھر حضرت سلیمان علیہ السلام نے کہا کہ تو اس وقت کیا چاہتا ہے وہ بولا کہ گھوڑے فلانے چشمے سے پانی پیتے ہیں چند جنوں کو میرے ساتھ کر دیجیے تاکہ وہ اس چشمے سے پانی نکال ڈالیں اور بجائے پانی کے اس کو شراب سے بھر دیں تب وہ بجائے پانی کے اس کو پئیں گے اور پھر اس کے پینے سے ان کو نشہ ہو گا پھر اسی وقت اس پر کمند ڈالکر پکڑ لیں گے اور خدمت میں آپ کی حاضر کریں گے پس حضرت سلیمانؑ نے جنوں کو سمندروں پر ان کے ہمراہ کر دیا انہوں نے وہاں جا کر چالیس گھوڑے دریائی پکڑ کر حضرت سلیمان علیہ السلام کی خدمت

میں لے آئے اس وقت عصر کا وقت تھا حضرت سلیمان علیہ السلام گھوڑوں کی لطافت اور خوبیاں دیکھنے لگے یہاں تک کہ عصر کا وقت بھی رخصت ہونے لگا اسی وقت حضرت جبرائیلؑ جناب باری تعالیٰ سے عتاب لائے اور کہا کہ اے سلیمان تو دنیا کے مال و محبت میں ایسا مشغول ہوا کہ نماز عصر جانے پر ہوئی حضرت سلیمان یہ الفاظ سنتے ہی فوراً سجدے میں گر پڑے اور زار و زار رونے لگے اور برابر استغفار پڑھنے لگے چنانچہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے: اِذْ عُرِضَ عَلَیْهِ بِالْعَشِیِّ الصّٰفِنٰتُ الْجِیَادُ ۙ فَقَالَ اِنِّیْٓ اَحْبَبْتُ الآیۃ جس وقت کہ روبرو لائے گئے حضرت سلیمانؑ کے شام کو خاصے گھوڑے پس حضرت سلیمان نے کہا تحقیق میں نے دوست رکھا مال کو اپنے رب کی یاد سے یہاں تک کہ سورج چھپ گیا پردے میں پھر کہا لاؤ ان گھوڑوں کو میرے پاس پس شروع کیا ہاتھ پھیرنا پاؤں اور گردن ان گھوڑوں پر ایک روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرشتے بھیجے آفتاب ٹھہر گیا اس کو ڈوبنے نہ دیا یہاں تک کہ سلیمان علیہ السلام نے وقت پر نماز عصر کی پڑھ لی تب آفتاب غروب ہوا۔ اور یہ بھی ایک روایت میں ہے کہ حضرت سلیمان نے ان گھوڑوں کے پر کاٹ ڈالے پھر ان کے پر دوبارہ پیدا نہیں ہوئے اور اسپ تازی انہیں کی نسل سے ہیں۔

بیان حضرت سلیمان علیہ السلام کا شہر صیدون میں جانا اور بادشاہ عنکبود کا مارا جانا

تواریخ کے حوالے سے معلوم ہوتا ہے کہ جب حضرت سلیمانؑ کو بلقیس کے قصہ سے فراغت ملی تو حضرت سلیمان علیہ السلام نے سمندون سے پوچھا کہ اے سمندون تو نے کسی جزیرے میں کوئی چیز عجیب و غریب دیکھی ہے یہ سن کر وہ بولا اے حضرت میں نے دیکھی ہے دریائے مغرب میں ایک جزیرہ ہے اور اس میں ایک شہر عظیم ایسا ہے کہ چاروں طرف اس کی دیوار سنگین ہے اور بلندی اس کی ایک سو گز ہے اور اس کے اندر بارہ برج ہیں اور ہر برج پر ایک علم نصب کیا ہوا ہے اور اس دیوار کے بیچ میں ایک بڑا میدان ہے اور اس میں ایک مکان عالیشان ہے جس کی بناوٹ سنگ مرمر کی ہے اور اس پر ایک منارہ بلند ہے اور اس منارے پر دو شیر سنگین اور عقاب بزرگ مثل آدمی کے سونے سے بنا ہے اور اسی قسم کی بہت سی صورتیں ہیں اور جب میں نے اس کوشک پر جا کر دیکھا چار ہزار لونڈیاں صاحب جمال بیٹھی ہیں